بلوچستان کا ذِکری مذہب اور اسکی تاریخ

سید محمد جونپوری

سید محمد جونپوری بروز یکشنبہ ۱۴ر جمادی اوّل ۸۴۷ھ مطابق ۱۰ر ستمبر ۱۴۴۳ء کو جونپور میں پیدا ہُوا۔ صحیح ترین قول کے مطابق ۹۰۵ھ بمطابق ۱۴۹۹ء میں یعنے عمر کے ۵۷ سال گزرنے کے بعد مہدی موعود ہونے کا مدعی ۹۱۰ھ بمطابق ۵-۱۵۰۴ء کو فراہ میں ۶۳ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔

مہدوی کُتب میں سید محمد جونپوری کا نسب نامہ اس طرح ہے :-

" سید محمد ابن سید عبداللہ ابن سید عثمان ابن سید خضر ابن سید موسےٰ ابن سید قاسم ابن سید نجم الدین ابن سید عبداللہ ابن سید یوسف ابن سید یحییٰ ابن سید جلال ابن سید اسماعیل ابن سید نعمت اللہ ابن موسےٰ کاظم [1] "

ذکریوں نے اپنے مہدی کا نسب نامہ اس طرح لکھا ہے :-

" سید محمد مہدی موعود ابن سید عبداللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسےٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن اسماعیل بن سید نعمت اللہ بن امام محمد باقر بن سید امام علی اصغر بن امام حسین بن شاہ مردان علی کرم اللہ وجہٗ [2] "

نسب نامہ ملاحظہ کیجئے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ حقیقت میں وہ جونپوری کے مہدی موعود ہونے کے قائل ہیں مگر اُن کی آنکھوں پر محمد اٹکی کا پردہ پڑا ہُوا تھا اور جونپوری کے سلسلۂ نسب کو ملا محمد اٹکی کا سلسلہ نسب سمجھ رکھا تھا۔ اسی بنأ پر محمد اٹکی کو مہدی موعود تصوّر کرتے تھے۔ ذکری حضرات کے لیے یہ کوئی کم رسوائی ہے کہ کئی سو برس تک ان کو اپنے مہدی کے متعلق صحیح علم نہ تھا اگر تھا تو ایک ایسے ٹھگ اور مکار

---

[1] کحل الجواھر۔ بحوالہ مہدوی تحریک ص ۳۶ -

[2] منقول از قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی ص ۱۱۹ تحریر ۱۰۳۷ ہجری -

کا جس نے سب کو اس دھوکے میں ڈالدیا تھا کہ مہدی موعود میں ہوں جس کے حسب و نسب کا کسی کو کوئی علم نہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ لوگ اسی ایک محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلّم کو مانتے ہوتے جس کا نسب نامہ تو چھوڑیئے پیدائش سے لے کر وفات تک کا ہر فعل اور ہر ایک قول قرآن و حدیث اور تاریخ اسلام میں ثبت ہے جس کا دوست و دشمن قائل ہے۔ آج تک دُنیا کے تمام مسلمان اسی کا کلمہ پڑھتے ہوئے آرہے ہیں۔ مگر ذکریوں نے حضرت خاتم النبیّین صلے اللہ علیہ وسلّم کو چھوڑا۔ اس لیے آج دُنیائے اسلام کے سامنے رسوا ہو رہے ہیں اور رہیں گے۔

ع

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

کیا جونپوری کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ تھا؟

مہدوی اور ذکری کتب میں اگرچہ جونپوری کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ لکھا ہے۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے اور یہ محض سازش کے تحت مشہور کیا گیا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ آخر زمانے میں مہدی آئے گا اور میرا ہمنام ہو گا۔ یعنی اس کا نام محمد۔ اور باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہو گا۔"

چونکہ جونپوری کو مہدی موعود بننے کا بڑا شوق تھا۔ لہٰذا دعوے سے قبل انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پہ والدین کے نام بدلا کر عبداللہ اور آمنہ مشہور کرائے۔ ورنہ انکے معاصرین یا قدیم مؤرخین میں سے کسی نے اس کے والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ نہیں لکھا ہے۔

جناب شمس الدین مصطفائی صاحب لکھتے ہیں :۔

"سید محمد کے والد سید عبداللہ ایک گرامی قدر سید اور صاحب ارشاد بزرگ تھے حکومت شرقیہ کی طرف سے انہیں "سید خاں" کا خطاب ملا ہوا تھا۔ سید محمد کی والدہ بھی اسی خاندان کی ایک نیک خاتون تھیں جن کا نام آمنہ خاتون اور عرف آغا ملک تھا۔"

آگے خیر الدین الہ آبادی کے "جونپور نامہ" سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"پدرش خواجہ عبداللہ از جانب سلطنت سیّد خاں خطاب داشت و مادرش آمنہ خاتون

کہ خواہر قوام الملک باشد۔ آغا ملک مخاطب بود "۔

آگے میر علی شیر کی "تحفتہ الکرام" کے حوالے سے لکھتے ہیں :۔ سید الاولیاء سید محمد الملقب بہ میراں مہدی بن میر عبداللہ المعروف بہ سید خان کہ نسبت بہ امام موسےٰ کاظم می پیوند "۔

آگے "فرہنگ آصفیہ" کے حوالے سے لکھتے ہیں :۔ "میراں سید محمد جونپوری ، یہ بزرگ امام موسےٰ کاظم کی بارہویں پشت میں میر سید عبداللہ عرف بڈھا صاحب متوطن جونپور کے صلب سے اور بی بی آمنہ کے پیٹ سے ۸۴۷ھ میں بمقام جونپور متولد ہوئے "[1]

مندرجہ بالا ماخذ سے مہدیوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جونپوری کے والد کا نام عبداللہ اور سرکاری خطاب سید خاں اور عرفی نام سید بڈھا ہے اور والدہ کا نام آمنہ اور عرفی نام آغا ملک ہے۔ اور ذکریوں کے قلمی نسخہ میں بھی ایسا ہی ہے ۔

مولانا محمد حسین آزاد دربار اکبری ص۳۹ میں شیخ ابو الفضل سے آئین اکبری کے حوالے سے لکھتے ہیں :۔

" سید محمد جونپوری پسر سید بڈھ اویسی است "۔ سید محمد جونپوری سید بڈھ اویسی کے فرزند ہیں "۔

مصطفائی صاحب نے گزیٹر کے حوالے سے لکھا ہے کہ :۔ ابو الفضل نے سید محمد جونپوری کی تاریخ میں لکھا ہے کہ سید محمد سید بڈھا کے فرزند[2] تھے "۔

نیز "تردید نبوت قادیانی فی جواب النبوّت فی خیر الامت " ص۴۲ پر لکھا ہے کہ :۔ " تذکرۃ الصالحین وغیرہ کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ سید محمد مہدی کو میراں سید محمد مہدی پکارتے تھے۔ اس کے باپ کا نام سید خان تھا "۔

نیز "تذکرہ علمائے ہند" (از رحمان علی) ص۴۴ پر لکھا ہے :۔ مؤلف سید المتاخرین لکھتا ہے کہ " سید محمد جونپوری ابن سید بدھ اویسی روحانیت کی فراوانی سے فیضیاب تھا "۔

آگے مصنف کتاب مولوی رحمان علی صاحب لکھتے ہیں کہ :۔

" مولوی محمد زمان شاہ جہاں پوری نے مطلع الولایت ، شواہد الولایت ، پنج فضائل اور تذکرۃ الصالحین وغیرہ مہدویہ فرقہ کی معتبر کتابوں سے " ہدیہ مہدویہ " میں نقل کیا ہے کہ

---

[1] مہدوی تحریک ص۳۵ سے ص۳۶ تک ۔ [2] مہدوی تحریک ص۲۹ ۔

یشیخ جونپوری جس کو مہدوی لوگ میراں سید محمد مہدی موعود کہتے ہیں کی ابتداء اس طرح ہے کہ جونپور میں ایک شخص سید خاں نام کا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے ایک احمد اور دوسرا محمد۔ دوسرا ہی شیخ جونپوری ہے جو ۸۴۷ھ ، ۱۴۴۳ء - ۱۴۰۳ء میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں کا نام بی بی آغا ملک تھا۔ مہدیوں نے مہدویت کے دعوے کی وجہ سے اس کے والدین کا نام میاں عبداللہ اور بی بی آمنہ مقرر کیا (تذکرہ علمائے ہند ص۴۲۲) ۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے معلوم ہوا کہ جونپوری کے والد کا اصل نام سید خان اور عرفی نام بڈھ اویسی تھا۔ اور والدہ کا نام آغا ملک تھا۔ مہدویت کے دعوے کی وجہ سے والدین کا نام بدلایا گیا۔

اُردو۔ دائرہ معارف اسلامیہ (دانش گاہ پنجاب لاہور) میں ص۱۲۱ جلد ۷ پر لکھا ہے:۔

" الجونپوری : سید محمد الکاظمی الحسینی بن سید خان المعروف بڈھ اویسی اور بی بی آغا ملک۔ مہدی موعود ہونے کا مدعی۔ جونپور میں بروز یک شنبہ ۱۴ جمادی الاولی ۸۴۷ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۴۴۳ء کو پیدا ہوا۔ ہمعصر مآخذ میں سے کوئی بھی اُس کے والدین کا نام عبداللہ اور آمنہ نہیں بتاتا۔ جیسا کہ مہدی مآخذ (مثلاً سراج الابصار دیکھئے مآخذ) میں دعوے کیا گیا ہے بظاہر اس کا مقصد یہ ہے کہ ان ناموں کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے والدین کے ناموں جیسا بنادیا جائے۔ تاکہ حدیث کی بعض پیش گوئیاں جونپوری پر ٹھیک آ سکیں۔ علی شیر قانع کی تحفتہ الکرام اور خیرالدین الہ آبادی کے جونپور نامہ میں ان ناموں کا ذکر ہے۔ یہ بہت بعد کی تالیفات ہیں اور اس لیے معتبر نہیں ہیں "

اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں جونپوری سے علماء کا مناظرہ بھی ہوا ہے:۔ مؤلف تردید نبوّت قادیانی ،، تذکرۃ الصالحین وغیرہ کتب سے نقل کر کے لکھتے ہیں:۔

" جب علماء نے اس سے سوال کیا کہ حدیث شریف میں ہے کہ مہدی میرے نام اور میرے باپ کے نام سے موسوم ہو گا تو اس نے یہ جواب دیا کہ خدا سے پوچھو کہ اس نے سید خاں کے بیٹے کو کیوں مہدی کیا؟ دوم کیا خدا اس بات پر قادر ہے کہ سید خاں کے بیٹے کو مہدی بنائے[1] "

---

[1] تردید نبوّت قادیانی ص۲۲ ۔ مطبوعہ ۱۳۳۱ھ لاہور۔

مہدویوں کی معتبر کتاب "انصاف نامہ" جو ذکریوں کے نزدیک بھی معتبر ہے۔ اس واقعہ کو اس طرح لکھا ہے :-

" نقل است ملّایان پیش میراں گفتند کہ مہدی محمد بن عبداللہ باشد۔ نام پدر شما سیّد خان است۔ بعدہٗ حضرت میراں فرمودند کہ خدائے تعالےٰ راگوید کہ پسر سید خان را چرا مہدی کردی "۔ (انصاف نامہ ص۵)۔

اس طرح کی اور بھی روایتیں منقول ہیں۔ اس سے صاف ظاہر اور واضح ہے کہ جونپوری کے والدین کا نام عبداللہ اور آمنہ نہیں۔ ورنہ جونپوری یہ جواب نہ دیتا بلکہ ہزار ہا لوگوں کو بطور گواہ پیش کرتا اور بھلا ایسی مشہور شخصیت کے والدین کے نام لوگوں سے کیونکر پوشیدہ رہ سکتے ہیں اور پھر جن ناموں کا عام تذکرہ ہوتا ہو اور ان کی شہرت ہو علماء کیوں کر مناظرہ کر سکتے ہیں۔ یقیناً یہ اصلی نام نہ تھے بلکہ اصل نام سید خان عرف سید بڈھ اویسی تھا جس پر علماء نے مناظرہ کیا۔ اور جونپوری کا جواب بھی عجیب مضحکہ خیز ہے۔ تب ہی مولانا محمد زمان شاہ جہاں پوری نے بالجزم لکھا ہے کہ یہ سب کام جونپوری کے اپنے ہیں :-

چنانچہ علامہ عبدالحیٰ بن فخر الدین " نزہت الخواطر"، ص۳۲۲ جلد۴ (مطبوعہ حیدرآباد دکن) لکھتے ہیں :-

" وقال ابو رجا محمد الشاھجہانپوری فی الھدیۃ المھدویۃ ان الجونپوری لم یمنع اصحابہ عن ذالک وبدل اسم ابیہ بعبداللہ واسم اُمہ بآمنۃ واشاعھا فی الناس وصنف کتاباً فی اصول ذالک المذھب "۔

یعنی ابو رجا محمد شاہجہانپوری نے اپنی کتاب ہدیہ مہدویہ میں کہا ہے کہ جونپوری نے اپنے پیروکاروں کو اس غلط مذہب سے منع نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے باپ کا نام (سید خان سے) بدل کر عبداللہ رکھا اور ماں کا نام (آغا ملک سے بدل کر) آمنہ رکھا اور یہی نام لوگوں میں مشہور کئے۔ اور انہوں نے اس جدید مذہب کے اصول پر ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ جونپوری کے باپ کا نام "یوسف" تھا۔ علّامہ عبدالحی بن فخر الدین نزھۃ الخواطر ص۳۲۲، ص۴۸۶۔ ج ۴ پر لکھتے ہیں :- " السید محمد بن یوسف الجونپوری "

الشیخ الکبیر محمد بن یوسف الحسینی الجونپوری المتمھدی المشھور بالھند الخ

یعنی شیخ کبیر محمد بن یوسف حسینی جونپوری جو کہ ہندوستان میں مہدی مشہور ہے۔

جناب محمود احمد فاروقی مترجم منتخب التواریخ۔ حاشیہ منتخب التواریخ میں

میں ص۲۱۰ پر لکھتے ہیں :-

"سید محمد جونپور کے رہنے والے تھے ان کے والد کا نام یوسف تھا الخ"

ہمیں اس سے بحث نہیں کہ جونپوری کے والد کا نام یوسف تھا یا نہیں۔ کلام صرف اس میں ہے کہ ان کے والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ نہیں۔ یہ محض ایک سازش کے تحت ایسا کیا گیا تھا کہ احادیث کی بعض پیشگوئیاں جونپوری پر ٹھیک آسکیں۔

دعوائے مہدیت

سیّد محمد جونپوری کے متعلق تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ اُس نے "مہدی" ہونے کا دعوے کیا تھا۔ البتہ اختلاف اس میں ہے کہ "مہدی" ہونے سے اس کا مطلب کیا تھا؟

جناب محمود احمد فاروقی مترجم منتخب التواریخ لکھتے ہیں :-

"سید محمد کے متعلق مشہور ہے کہ حالت سکر میں "انا مہدی" کا نعرہ لگایا تھا لیکن ہوش میں آنے کے بعد دعوے مہدیت سے توبہ کر لی اور مہدی موعود کے آنے کا اقرار کیا۔ لیکن جہلاء نے ان کو مہدی موعود بنا لیا اور ایک نیا فرقہ مہدویت کے نام سے پیدا ہو گیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ انہوں نے جو اپنے آپ کو مہدی کہا تھا اس سے مہدی موعود مراد نہیں تھا۔ بلکہ صرف ہادی اور رہنما کہنا چاہتے تھے۔" (حاشیہ منتخب التواریخ ص۲۱۰) (مشاہیر اسلام ص۱۶۳) وغیرہ وغیرہ۔

جنہوں نے سید صاحب کی دعوائے مہدویت کی تاویل کی ہے ان میں سے بعض نے تو محض حسن ظن کا ثبوت دیا ہے اور بعض کی تو سید صاحب سے ملاقات ہی نہیں ہوئی اور بعض نے تو صرف سیّد صاحب کا ابتدائی زمانہ دیکھا ہے۔

یاد رہے کہ سید محمد جونپوری کی پیدائش ۸۴۷ھ بمطابق ۱۴۴۳ء میں اور وفات ۹۱۰ھ مطابق ۵-۱۵۰۴ء میں ہوئی۔ کل ۶۳ سال ہوئے۔ مہدوی کتب کی رُو سے سید صاحب نے سب سے پہلے ۹۰۱ھ مطابق ۱۴۹۵ء میں مکہ معظمہ میں اپنے ہمراہیوں میں مہدیت کا دعوی کیا اور دوسری مرتبہ ۹۰۳ھ مطابق ۸-۱۴۹۷ء میں گجرات میں اور تیسری مرتبہ ۹۰۵ھ مطابق ۱۴۹۹ء میں بڑلی کے گاؤں میں کیا۔ گویا پہلا دعوے اپنی زندگی کے ۵۳ سال بعد۔ دُوسرا دعوے ۵۵ سال کے بعد اور تیسرا دعوے ۵۸ سال کی عمر میں کیا مگر یہ مہدوی کتب کے لحاظ سے ہے۔ ہندوستان کی عام تاریخوں سے اس کی تائید نہیں ہوئی۔

اقضی القضاۃ شیخ عبد الوہاب م ۱۰۸۶ھ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں

"لیکن ہندوستان کی عام تاریخوں سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ ہر مورخ نے یہی لکھا ہے کہ احمدآباد سے پٹن اور پٹن سے جب آپ بڑلی میں مقیم ہوئے تو دعویٰ مہدی موعود کا کیا اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ اسی جگہ سے چرچا شروع ہوا۔ کیونکہ اس سے قبل تاریخ میں آپ کے متعلق مسلمانوں کے عام عقائد کے خلاف کوئی بات تحریر نہیں ہے اور یہی سبب ہے کہ وہ جہاں جہاں گئے ان کے تقوے اور اخلاق پسندیدہ کو دیکھ کر ان کے گرویدہ ہو گئے اور کسی جگہ ان کی مخالفت نہیں کی گئی۔ اگر عام مسلمانوں کے عقائد کے خلاف کسی جگہ کچھ بیان کیا ہوتا تو اس کا ذکر تاریخ میں ضرور آتا اور خصوصاً مخالفین مہدوی تو کبھی معاف نہیں کرتے۔ عام تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلی دفعہ آپ کی مخالفت احمدآباد میں کی گئی جبکہ رویت باری کے مسئلہ میں آپ نے عام مسلمانوں کے عقائد کے خلاف اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔"

"داناپور کے جنگل میں مور ناچا، کس نے دیکھا، والی مثل ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر مکہ معظمہ میں حج کے موقع پر آپ نے اظہار مہدویت کیا ہوتا تو تمام دنیائے اسلام میں ایک شور برپا ہو گیا ہوتا اور علماء مکہ و مدینہ سے اسی وقت بحث ومناظرہ شروع ہو گیا ہوتا حالانکہ کسی تاریخ میں اس کا ذکر نہیں ہے بلکہ خود مہدویوں کی تاریخ بھی اس ذکر سے خالی ہے اور کسی مخالفت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے جو سراسر عقل کے خلاف ہے۔"[1]

اس سے معلوم ہوا کہ سید صاحب نے مہدیت کا دعویٰ ۵۰ سال کے بعد کیا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سید صاحب کی زندگی کے ۵۰ سال صحیح اسلامی خطوط پر بیتے بعد میں ان کے دماغ میں فتور آیا۔

جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰن لکھتے ہیں:۔

"نویں صدی ہجری میں سید محمد جونپوری بھی مہدویت کے مدعی ہوئے اور ان کا اثر کچھ پھیلا تو علماء نے ان کے خلاف شورش کی اور ارباب حکومت کی مدد سے ان کو کہیں چین لینے نہیں دیا اس لیے کبھی داناپور، چندیری، مانڈو، چمپانیر، احمدنگر، گلبرگہ، احمدآباد اور نہروالہ میں قیام کیا لیکن وہ کہیں ٹکنے نہ پائے۔ یہاں تک کہ ان کو ہندوستان بھی چھوڑنا پڑا۔ اصلاح رسوم اور بدعات کے استیصال میں ان کی خدمات مشہور ہیں۔ اس لیے ان کے بارے میں مختلف

---

[1] تذکرہ شیخ محمد بن طاہر پٹنی ص۳۰۔

رائیں ہیں۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ ان کے دعویٰ مہدیت کا مقصد احیائے سُنت تھا۔ لیکن ان کے معاصر علماء اُن کے مخالف رہے۔"[1]

نیز عبدالمجید سالک لکھتے ہیں :۔

" دعوائے مہدیت سے قبل بعض علماء ان کے وعظ و خطابت کی وجہ سے " اسد العلماء " کہا کرتے تھے "[2]

اس سے معلوم ہُوا کہ جونپوری کے دعوائے مہدیت سے قبل علماء نے اسکو" اسدالعلماء" کا خطاب دیا تھا اور ان کی خدمات کو سراہا گیا ہے۔ لیکن جب انہوں نے مہدیت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مَیں خدا کو انہی دینوی آنکھوں سے دیکھتا ہوں تب اس کی مخالفت ہوئی اور یہ سب کچھ اُن کی زندگی کے آخری ایام میں یعنی ۵۰ سال کے بعد ہُوا ہے۔

جن لوگوں کا خیال ہے کہ سید صاحب حالت سکر میں" انا مہدی" کہا تھا وہ ذرا سید صاحب کے اس خط کو دیکھیں جو انہوں نے ۹۰۵ھ بمطابق ۱۵۰۰ء یا ۱۴۹۹ء میں مختلف حکمرانوں کو لکھا تھا :۔

" بسم اللہ الرحمن الرحیم اے لوگو ! اس امر کو سمجھ لو کہ مَیں محمد بن عبداللہ، رسول اللہ کا ہم نام ہوں۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے ولایت محمدیہ کا خاتم اور اپنے نبی کی بزرگ امت پر خلیفہ بنایا ہے۔ مَیں وہی شخص ہوں جس کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے اور مَیں وہی ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے (الی ان) میں اس دعوئے کے وقت نشہ کی حالت میں نہیں ہوں بلکہ باہوش ہوں۔ ہوش میں لائے جانے اور بیدار کیے جانے کا محتاج نہیں ہوں (الی ان) میری اس دعوت کا باعث یہی ہے کہ مَیں اللہ کی جانب سے اس دعوت پر مامور ہوں۔ تاکید اور تہدید سے مَیں اپنی دعوت تم تک پہنچاتا ہوں۔ اللہ نے مجھے مفترض الطاعت بنایا ہے (الی ان) اے لوگو ! مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تم کو چھٹکارہ نصیب ہو۔ میری بات سنو اور میری پیروی کرنے میں جلدی کرو تاکہ تم فلاح پا سکو۔ جو کوئی میرا انکار کرے گا اور میرے احکام سے سرتابی کرے گا

---

[1] ہندوستان کے سلاطین علماء اور مشائخ کے تعلقات پر ایک نظر ص۳۲ ۔مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ۔

[2] مسلم ثقافت ہندوستان میں ص۲۵۶ ۔

اُس کو اللہ اپنی شدید پکڑ میں پکڑے گا"۔ [1]

سید صاحب نے اس میں صاف لکھا ہے کہ دعوے کرتے وقت میں بے ہوش اور نشہ کی حالت میں نہیں ہوں۔ مہدوی کہتے ہیں سید صاحب مریدوں کی بیعت میں جہاں گردی اور بادیہ پیمائی کرتے ہوئے دانا پور سے جنگل میں پہنچا۔ وہاں ایک نورانی شکل والے نے بتایا کہ تو ہی وہ، مہدی آخر الزمان ہے جس کی پیش گوئی حدیث میں ہے اور اس طرح کے الہام کثرت سے اور پے درپے ہوئے۔ اسی وجہ سے سید صاحب نے مہدیت کا دعوے کیا اور ان کے ساتھیوں نے بے چون و چرا قبول کیا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ نورانی شکل والا کون تھا؟ اور الہام کس کی طرف سے ہوا؟ آیا یہ خدا کی طرف سے ہوا یا شیطان کی طرف سے ہوا؟ یا سرگردانی و پریشانی اور دیوانگی کی وجہ سے از خود دعوے کیا۔ اس سلسلہ میں شیخ ابو الفضل کی رائے پیش خدمت ہے جن سے متعلق مہدوی اور ذکری حضرات کہتے ہیں کہ یہ ہمارا ہے۔ بقول ان کے شیخ ابو الفضل ان کا تھا تو اور بھی اچھا ہے۔ صاحب البیت ادرا بما فیہ، لیجئے گھر کا بھیدی کیا کہتا ہے:۔

شیخ ابو الفضل آئین اکبری میں جونپوری کے متعلق لکھتے ہیں:۔ از شوریدگی دعویٰ مہدویت کرد و بسیارے مردم بر و گرویدند۔ [2]

مورخ سید المتاخرین لکھتے ہیں:۔ "شوریدگی کے جذبہ سے مہدیت کا دعویٰ کیا بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے"۔ [3]

قارئین! شوریدگی اور شوریدہ کو لغت میں دیکھ لیجئے۔ تمام اہلِ لغت نے اس لفظ کا لغوی معنی پریشانی، حیرانی اور آوارہ ہونا لکھا ہے اور مجازی معنی دیوانہ، عاشق لکھا ہے ظاہر ہے مجازی معنے نہیں ہو سکتے۔ قرینہ سے ظاہر ہے کہ سید صاحب جنگل و بیابانوں میں سودائی ہو کر پھرا کرتا تھا اور حیران و پریشان آوارہ و سرگردان ہونے کی وجہ سے ان کو وہم نے آگھیرا اور مہدویت کا دعوے کر بیٹھا۔ ہم نے شوریدگی کا معنی جامع اللغات ص ۵۱۰ ج ۳ نسیم اللغات ص ۴۰۶ غیاث اللغات ص ۲۸۷، نور اللغات ص ۳۹۵ ج ۳ اور فیروز اللغات ص ۸۸۳ کی رو سے کیا ہے۔

۱؎ قول المحمود ترجمہ از علامہ سید اشرف پروفیسر جامعہ عثمانیہ بحوالہ مہدوی تحریک ص ۴۸

۲؎ بحوالہ دربار اکبری ص ۱۳۹ ۳؎ بحوالہ تذکرۂ علمائے ہند ص ۲۴۴۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان حیرانی و پریشانی کے عالم میں کیا کچھ نہیں کرتا۔ وہ خدا بھی بن بیٹھتا ہے کیونکہ وہ اپنے ہوش و حواس کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ اسی لیے کبھی وہ مرزا غلام احمد کی طرح نبوت کا دعوےٰ کر بیٹھتا ہے تو کبھی جونپوری کی طرح مہدی بن بیٹھتا ہے۔ ابن العربیؒ نے مالی خولیا کی جو آٹھ قسمیں بتائی ہیں ان میں سے ایک یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ پر افتراء

مہدویوں اور ذکریوں کی ایک سازش یہ ہے کہ وہ شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ عبارت کو قطع و برید کر کے درمیانی جملوں کو حذف کر کے پیش کرتے ہیں۔ ہر باطل کا قدیم شعار ہے کہ وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ ذکری حضرات تو ویسے ہی کہتے ہیں " لاتقربوا الصلوٰۃ" نماز کے قریب مت جاؤ۔ آگے وانتم سکاریٰ کو شیر مادر سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں۔ مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو لطیفہ ہی سمجھ لیجئے :۔ روایت ہے کہ ایک ذکری مُلّا نے مولوی عبدالربؒ سے کہا کہ مَیں تجھ سے نماز کے بارے میں مناظرہ کروں گا۔ چنانچہ گفتگو شروع ہوتے ہی اس نے یہی آیت پیش کی کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ " لاتقربوا الصلوٰۃ " اے مومنو! نماز کے قریب مت جاؤ "۔ مولوی عبدالرب شاہ صاحبؒ نے فوراً ٹوکتے ہوئے فرمایا کہ " کیا وانتم سکاریٰ کو تیرے ابا نے تیری امّی کو جہیز میں دیا ہے۔" مُلّا بے چارہ ہکّا بکّا رہ گیا اور اپنا سا مُنہ لے کر چلا گیا۔ یہی ظلم محدث دہلویؒ کے ساتھ ہُوا۔ ہمیں ان غیر مہدوی اور غیر ذکری تاریخ نگاروں پر افسوس ہے کہ انہوں نے بھی ان ہی محرّفوں کی پیروی کی ہے۔

سیّد محمد جونپوری کے متعلق محدّث دہلویؒ کی رائے

یاد رہے کہ مندرجہ ذیل اقتباس اس طویل مکتوب سے لیا گیا ہے جس میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایک دعوے کی تردید میں محدث دہلویؒ نے لکھا ہے اور غالباً یہ جواب ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے چنانچہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں :۔

" دعوائے مساوات بانبیاء خصوصاً با سید انبیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم باطل است و رتبہ و تفصیل باعتبار خادمی و مخدومی و اصالۃ و فرعۃ نیز باطل است۔ و عامل و کلام درین مسئلہ

نیامد و از زبان بعضے مہدویہ کہ باتفاق فرقہ خلافت اند شنیدہ است کہ در اعتقاد سید محمد جونپوری کہ مدار و منشاء محل و مقر ضلالت ایشان است ۔ می گفتند کہ ہر کمالے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داشت در سید محمد نیز بود، فرق است کہ آنجا باصالۃ بود و ایں جا بہ تبعیت رسول، بجائے رسید کہ ہم چو او شدہ ، و ایں بعینہٖ مقول ایشان است ۔ و چنیں شنیدہ می شود کہ شیعہ نیز در شان ائمہ عشرہ رضی اللہ عنہم می گویند کہ ایشان تلامیذ اند پیغمبر علیہ السلام بمرتبہ استاد رسیدہ ۔ و بہر تقدیر خادم حق نعمت شناخت و نزد مخدوم جز بہ بندگی و نیاز دم نہ زند و دعوے مساوات نہ کند[1] ۔

ع اے ایاز آن پوستین را دار پاس

یعنی انبیاء علیہم السّلام کے ساتھ برابری کا دعوے اور خاص طور پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایسا دعوے باطل ہے اسی طرح خادم اور مخدوم اصالتہ اور فرعیتہ کا فرق اور تفصیل بھی باطل اور بے کار ہے ۔ اس معاملے میں کسی نے اس طرح کا دعوے نہیں کیا ہے (البتہ) بعض مہدیوں کی زبان سے یہ دعوے سرزد ہوا ہے جو بالاتفاق اسلام کے خلاف ایک فرقہ ہے ۔

سنا گیا ہے کہ سید محمد جونپوری جو ان لوگوں کی گمراہی کا منبع اور مرکز ہے اس کے اعتقاد میں یہ بات تھی کہ وہ کہتا ہے کہ ہر وہ کمال جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو حاصل ہے وہ سید محمد جونپوری میں بھی موجود ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں اصالت سے ہے اور یہاں رسول کی اتباع سے ۔ ہے جو یہاں تک پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے مانند ہو گیا اور یہ (حضرت مجدد) کا مقولہ بالکل مہدویہ فرقہ کے بیان کے مطابق ہے ۔

اور یہ بھی سُنا جاتا ہے کہ شیعہ اپنے بارہ اماموں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ شاگرد ہیں اور پیغمبر علیہ السلام ان کے استاد ہیں اور یہ شاگرد ترقی کر کے استاد کے مرتبے تک پہنچ گئے ہیں ۔ ہر لحاظ سے ایسا خادم جو اپنے آقا کا حق نعمت پہچانتا ہے اور اپنے آقا کے سامنے سوائے بندگی اور نیاز کے دم نہیں مار سکتا اور

---

[1] (مکتوب شیخ عبدالحق بنام حضرت مجدد الف ثانی (تعلیمات) حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۳۱۸ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی) ۔

اور دعوائے مساوات نہیں کرتا "۔

حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مہدوی فرقہ کے متعلق صاف لکھا ہے کہ یہ اسلام کے خلاف ایک فرقہ ہے۔ اور اس فرقہ کی گمراہی کا سرچشمہ، اصل منبع اور مرکز جونپوری خود ہے اور فرمایا کہ رسول کی اتباع سے کوئی شخص اس کے مقام اور درجے تک پہنچ نہیں سکتا۔ آخر میں فرمایا کہ جو صحیح معنوں میں خادم ہوتا ہے اس کو اس قسم کے دعوے کی ہمت نہیں پڑتی۔ یہ غالباً اس نے اپنی طرف اشارہ کیا ہے۔

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اور مولانا محمد زمان شاہ جہان پوری نے مہدویوں کی گمراہی کا الزام محمد جونپوری پر لگایا ہے کہ جو حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو قطع دبرید کر کے پیش کرتے ہیں، وہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو بار بار پڑھیں کہ انہوں نے جونپوری پر الزام لگایا ہے۔ یا صفائی پیش کی ہے۔

واللہ اعلم بحقیقت الحال۔ (باقی آئندہ)

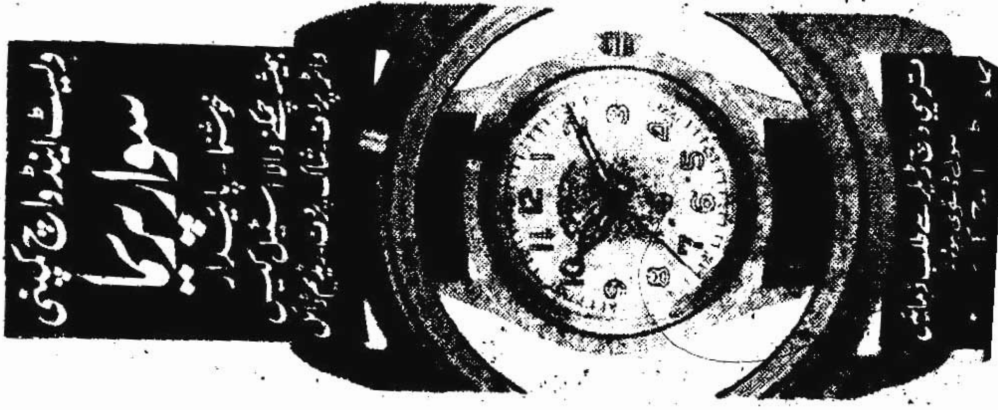

پی سی ٹی
پرزہ جات سائیکل
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
مارکہ
بٹ سائیکل سٹورز۔ نیلا گنبد۔ لاہور
فون نمبر 65309